Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:85-105
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

پاکستان میں فرقہ واریت کے اسباب اور قرآن و سنّت کی روشنی میں ان کا حل

اظہر احمد علی[1]، پروفیسرڈاکٹر عبدالغفور اعوان[2]

***ABSTRACT*-** The objectives of this research paper is to investigate the causes of Sectarianism (schism) in Pakistan, which is fatal for its unity and integrity. Pakistan is suffering from a severe terrorism, killing of innocent people and member of law enforcing agencies in suicidal bombing, besides destruction of valuable infrastructure. We also analyzed the role of foreign agencies and anti-government elements to promote sectarianism (schism). For the prosperity of a nation, tolerance, peace and political and economic stability, ethical and spiritual development is very necessary. There must be a sense of sympathy, courtesy, magnanimous among people of various sects. Similarly, in Pakistan peace, tolerance, stability and religious harmony are vital needs for the survival of country. Religious harmony, national unity and coherence are an imperative need in multi-ethnic society like Pakistan. Now this world has become a global village. So problem of one country is not only its own problem but also the problem of whole world. It is in the interest of big powers to promote international harmony, peace and tolerance at all levels.

Keywords: Schism, Religious Tolerance, Religious Harmony.
Type of study: Original research article
Paper received: 18.04.2017.
Paper accepted: 25.05.2017
Online published: 01.07.2017

1. M. Phil scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan- Pakistan. Cell# +923002850684. Email azherahmadali@gmail.com
2. Dean, Faculties of Management, Social Sciences, Institute of Southern Punjab, Multan.ghafoor70@yahoo.com. Cell# +923136015051

تعارف:

اسلام ایک عالم گیر مذہب ہےجو اپنی تعلیمات کی بدولت تاقیامت لوگوں کےلئے دستورحیات کی جزئیات پیش کرنے کا علمبردار اور ایک مکمل ضابطہء حیات ہے۔ یہ نہ صرف انسان کی انفرادی زندگی میں کامیابی کے گر بتاتا ہے بلکہ ایک مکمل معاشرہ قائم کرنے کی تمام ہدایات اور اجتماعی زندگی کے تمام رموز واوقاف بھی سکھاتا ہےاور اس معاشرے کی کامیابی کیلئے اخوت و بھائی چارے کا حکم بھی دیتا ہے۔اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطہء حیات ہے اس لئے یہ زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے۔ جہاں یہ ایک فرد کے انفرادی حقوق کی پاسداری کرتا ہے وہیں ایک معاشرے کے حقوق و فرائض کی بھی مکمل تشریح کرتا ہے۔

اسلام اختلاف رائے کو نہ صرف تسلیم کرتا بلکہ اسے باقاعدہ احترام فراہم کرتا ہے۔ مگرہم لوگ دوسروں کی رائے کا احترام کرنے کی بجائے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتےہیں اورمخالفین کی رائے کی نفی کرتےہوئےاس کا رد پیش کرنے کی کوشش کرتےہیں۔یہیں سےفرقہ واریت کاآغاز ہوتا ہے،جوکہ ملی یک جہتی کیلئے زہرقاتل ہے۔

آج امت مسلمہ کئی گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔آج کا مسلمان ایک دوسرےکی بربادی پر نوحہ کناں ہونے کی بجائے فرحت و مسرّت کا نہ صرف اظہار کرتا ہے بلکہ اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو فرقہ واریت کے ذریعے تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہے۔اس طرح ایک مسلمان جو کہ کبھی اتحاد و اتفاق کی بدولت دوسری اقوام سے منفرد ہونے پر ناز کرتا تھا ،آج ایک ایسی تفریق میں مبتلاء ہواہے کہ اپنی گروہ بندی پر نازاں ہے۔اس تحقیقی مقالہ میں پاکستان میں فرقہ واریت کی وجوہات اور بیرونی عناصر کے عمل دخل کا خصوصی مطالعہ کیا جائے گا اور فرقہ واریت کے سدّ باب کے لئے تجاویز پیش کی جائیں گی۔ انشااللہ عز و جل۔

فرقہ واریت قرآن پاک کی روشنی میں:

دین اسلام میں فرقہ واریت کو نہ صرف نا پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے بلکہ اس کے اختیار کرنے کو کفر تک قرار دیا گیا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

"یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوْا اتَّقُوْا اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴿ ۱۰۲ ﴾ وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿ ۱۰۳ ﴾"[1]

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اورہرگز نہ مرنا مگر مسلمان ۔ اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھوٹ نہ جانا(فرقوں میں بٹ نہ جانا)اور اللہ کااحسان اپنے اوپر یاد کروجب تم میں بیر تھا (دشمنی تھی)اس نے تمہارےدلوں میں ملاپ

کردیاتو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے۔اور تم ایک غار (دوزخ)کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیااللہ تم سے یونہی اپنی آیتیں بیان کرتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے، نافرمانی نہ کی جائے اس کا ذکر کیا جائے اور اسکی یاد نہ بھلائی جائےاس کا شکر اداکیا جائے ، کفر نہ کیا جائے ۔اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنی زبان پر قابو رکھے کیونکہ حضرت انس کا فرمان ہے کہ انسان اللہ عزوجل سے ڈرنے کا حق نہیں بجا لاسکتا جب تک اپنی زبان کو محفوظ نہ رکھے۔پھر فرمایا کہ اسلام پر ہی مرنا یعنی تمام زندگی اس پر قائم رہنا یعنی موت بھی اسی پر آئے، اس ربِّ کریم کا اصول یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی جیسی رکھے ویسی ہی اسے موت آتی ہے اور جس موت مرے اسی پر قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔اللہ تعالیٰ اپنی نا پسند کی موت سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

اسی طرح سورہ آل عمران میں ہی اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

"وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّذِينَ تَفَرَّقُواْ وَاخْتَلَفُواْ مِن بَعْدِ مَا جَاءهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴿ ۱۰۵ ﴾"[2]

ترجمہ: اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے(فرقوں میں بٹ گئے) اور ان میں پھوٹ پڑ گئی، بعد اس کے کہ روشن نشانیاں ا نکے پاس آچکی تھیں، اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

یعنی تم سابقہ لوگوں کی طرح افتراق و اختلاف نہ کرنا ، تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کاعمل نہ چھوڑنا مسند احمد میں ہے، حضرت معاویہ بن سفیان حج کیلئے مکہ شریف میں آئے تو ظہر کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر فرمایا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا ہے، اہل کتاب اپنے دین میں اختلاف کرکے بہتر(۷۲) گروہ بن گئے اور اس میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہو جائیں گے ۔ خواہشات نفسانی اور خوش فہمی میں ہوں گےبلکہ میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گےجن کی رگ رگ میں نفسانی خواہشیں اس طرح گھس جائیں گی جس طرح کتے کے کاٹے ہوئے انسان کی ایک ایک رگ اور ایک ایک جوڑ میں اس کا اثر پہنچتا ہے۔ اے عرب کے لوگو اگر تم ہی اپنے نبیﷺ کی لائی ہوئی چیز پر قائم نہ رہو گے تو اور لوگ تو بہت دور ہو جائیں گے۔[3]

اسی فرقہ واریت ہی کے موضوع پر قرآن پاک میں ارشاد ہوا!

"مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴿۳۱﴾مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿۳۲﴾"[4]

ترجمہ: اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔ان میں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا، اور ہو گئے گروہ گروہ ،ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے۔

امت میں اتفاق و اتحاد تب ہی پیدا ہو سکتا ہے جب سب صدق دل سے احکام الٰہی کی پیروی کررہے ہوں اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا دامن مضبوطی سے پکڑے پھرتے ہوں۔ اگر ہر شخص

اپنی خواہشات کا پیرو بن جائے اور صرف اپنی ہی رائے کو واجب الاتباع قرار دے تو پھر وحدت برقرار نہیں رہ سکتی اور امت بیک وقت ایک سے زیادہ فرقوں میں بٹتی چلی جاتی ہے۔[5]

اگر ہم غور کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ مندرجہ بالا آیت موجودہ کیفیت کی ہی وضاحت کر رہی ہے۔ چونکہ دور حاضر میں تمام مسلمان فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور اس بات پر خوش ہیں کہ ان کا عقیدہ ہی عین حق ہے اور باقی تمام فرقے اہل النار میں سے ہیں۔یعنی ہر عقیدہ صرف اپنے آپ کو ہی اہل حق سمجھتے ہوئے باقی تمام عقائد کے ناری قرار دینے کی تگ و دو میں مصروف عمل ہے اور خود دین کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا باعث بھی بنے ہوئے ہیں اور اپنے آپ کو نجات یافتہ سمجھتے ہوئے اس عمل پر خوش بھی ہیں۔

اسی طرح آگے چل کر فرمایا گیا!

"وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلاَ تَتَّبِعُواْ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴿ ١٥٣﴾ "[6]

ترجمہ : اور یہ کہ یہ ہے میراسیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کردیں ، یہ تمہیں حکم فرمایا !کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

اور جس فطری عہد کا ذکر ہوا ، یہ اس عہد کا لازمی اقتضاء ہے کہ انسان اپنے رب کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے، کیونکہ اس کے امر کی پیروی سے منہ موڑنا اور خودسری و خودمختاری یا بندگئِ غیر کی جانب قدم بڑھانا انسان کی طرف سے اُس عہد اوّلین کی خلاف ورزی ہے جس کے بعد ہرقدم پر اس کی دفعات ٹوٹتی چلی جاتی ہیں ۔ علاوہ بریں اس نہایت نازک ، نہایت وسیع، نہایت پیچیدہ عہد کی ذمہ داریوں سے انسان ہرگز عہدہ برآ نہیں ہو سکتا جب تک وہ خدا کی رہنمائی کو قبول کرکے اس کے بتائے ہوئے راستہ پر زندگی بسر نہ کرے۔ اس کو قبول نہ کرنے کے دو زبردست نقصان ہیں۔ ایک یہ کہ ہر دوسرے راستہ کی پیروی انسان کو اس راہ سے ہٹا دیتی ہے جو خدا کے قرب اور اس کی رضا تک پہنچنے کی ایک ہی راہ ہے۔ دوسرے یہ کہ اس راہ سے ہٹتے ہی بے شمار پگڈنڈیاں سامنے آجاتی ہیں جن میں بھٹک کر پوری نوعِ انسانی پراگندہ ہو جاتی ہے۔[7]

فرقہ واریت حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

مندرجہ بالا سطور میں فرق واریت کو قرآن پاک کے حوالے سے زیر بحث لایا گیا تھا۔ اب ہم فرقہ واریت کا مطالعہ سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں کریں گے اور ان احادیث نبویہ ﷺ کا بغور جائزہ لیں گے جو فرقہ واریت کی ممانعت میں آئی ہیں ۔

آپ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت اور اپنے اسوۂ حسنہ کی بدولت لوگوں کے درمیان محبتیں اجاگر کیں اور ایسے شیر و شکر ہوئے کہ زمانے کیلئے ایک مثال بن گئے۔ اسلامی تعلیمات کا بنیادی مقصد ہی اتحاد و یگانگت ہے۔یہی وجہ کہ جہاں قرآن پاک میں جگہ جگہ اتفاق و اتحاد کے اختیار

کرنے کا حکم دیا گیا ہے ، وہیں ہمیں اسوۂ رسول اللہ ﷺسےبے شمار مثالیں بھی ملتی ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلُ اللهِ صلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْیَہُوْدُعلیٰ اِحْدَی وَسَبْعِیْن فِرْقَۃً
اَوِاثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً[8]

حضرت ابی ہریرہ ؓسے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا متفرق ہو گئے یہود اکہتر بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی اسی کی مانند اور ہو جائے گی میری امت تہتر فرقے۔

چونکہ آپ کی ہر بات عین حق ہے ، اور خالق کائنات نے آپ ﷺ کو " وَمَایَنْطِقُ عَنِ الْهَوَیٰ" کا تاج پہنایا ہوا ہے ۔اس لئے وہ آپﷺ کی بات کبھی رد نہیں کرتا اس لئے یہ ہونا ہی تھااور"اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی "کے مصداق یہ امّت فرقہ واریت کا شکار ہونا ہی تھی۔ مگر کیا اس فرقہ واریت کو قابل تحسین قرار دیا گیا ہےیا کہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا تو آئیں ہم اس سلسلہ میں جامع ترمذی کی مندرجہ ذیل حدیث مبارکہ پر نظر دوڑاتے ہیں۔

"وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنِیْنَ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِی عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُم فِی النَّارِ اِ لَّا مِلَّۃًوَاحِدَۃً قَالُوْا وَمَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللہ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی"۔[9]

اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتّر(۷۲) فرقوں میں اور متفرق ہو گی میری امت تہتّر (۷۳)مذہبوں پر سب اہل دوزخ ہیں مگر ایک مذہب والے، عرض کی صحابہ نے کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ ﷺ ؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس پر میں ہوں اور میرے اصحابی یعنی کتاب و سنت پر ۔

یعنی ان تہتر فرقوں میں سے سوائے ایک کے سب کو اہل النار قرار دیا گیا ہے اور مزید فرمایا گیاکہ صرف وہ فرقہ اہل جنّت میں سے ہوگا جو اس پرعمل کرےپر گا جس پر خود نبی پاک ﷺ اور ان کے صحابہؓ ہیں۔ یعنی نہ صرف یہ کہ ان تمام فرقوں میں سے صرف ایک ہی فرقہ کی بخشش ہو گی بلکہ یہ بھی بتا دیا گیا کہ صرف وہ فرقہ نجات پائے گا جو نبی پاک ؐ اور ان کے صحابہؓ والا طریقہ اختیار کرے گا (جو قرآن و سنت پر قائم رہے گا)۔

دور حاضر میں فرقہ واریت اس قدر شدت اختیار کر چکی ہے مسلمانوں نے مسلمانوں ہی کے خلاف ہتھیار اٹھا لئے ہیں۔فرقہ واریت کی وجہ سے ہونے والے پر تشدد واقعات کہ جن میں کئی بے گناہ شہید کئے جا رہے ہیں ، کہیں مساجد میں نمازوں کے دوران معصوم نمازیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور کہیں مجالس میں بم بلاسٹ کئے جا تے ہیں اور کہیں خودکش بمبار اپنی مذموم کاروائیوں کے ذریعے امت مسلمہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس طرح فرقہ واریت کی یہ وبا دور حاضر میں دہشت گردی کی صورت اختیار کر چکی ہے، آپ ﷺ اس صورت حال سے متعلق فرمایا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرْ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِکٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَۃَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ یُحَدِّثُ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِیْ حِجَّۃِ الْوَدَاعِ:(اِسْتَنْصِتِ النَّاس)،(فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِی کُفَاراً یَضْرِبُ بَعْضَکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ[10]

"حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہےحجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ؛ لوگوں کو خاموش کراؤ (جب خاموش ہو گئے) تو آپﷺ نے فرمایا : میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگ جاؤ۔"

فی زمانہ دہشت گردی کے ہونے والے واقعات ایک طرح سے اسی حدیث مبارکہ کو ہی بیان کررہے ہیں، اور ظلم یہ ہے کہ مرنے والا بھی مسلمان اور مارنے والا بھی اپنے آپ کے مسلمان ہی قرار دیتا ہےیعنی قاتل اور مقتول دونوں ہی مسلمان ہیں آخر ایسا کیوں ہے؟

فرقہ واریت اور بیرونی عناصر:

اگرچہ پاکستان کو بنے انہتر (٦٩) سال گزر چکے ہیں مگر ابھی تک یہ تعمیر نو کے سلسلہ ہی سے گزر رہا جس میں بیرونی عناصر خاص طور پر اثر انداز ہو رہے ہیں ۔ جن میں کچھ تو پاکستان کے دوست ممالک (سعودی عرب ، افغانستان اور ایران وغیرہ) اور کچھ ملک دشمن عناصر کی خفیہ ایجنسیاں جیسا کہ ''راء RAW '' اسرائیلی خفیہ ایجنسی ''موساد'' اور امریکی خفیہ ادارے ''سی آئی اے اور بلیک واٹر'' وغیرہ پاکستان کی جڑوں کو کمزور کرنے کے لئے فرقہ واریت جیسے ناسور کو ہوا دیتے ہیں ۔

فرقہ واریت میں دوست ممالک کا کردار :

قیام پاکستان سے ہی حکومت پاکستان کی خارجہ پالیسی بہت معتدل رہی ہے اور اس بات کی ہمیشہ کوشش کی جاتی رہی ہے کہ دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ امن و شانتی کے معاہدے طے لئے جائیں تاکہ بالخصوص پاکستان اور بالعموم پوری دنیا میں امن قائم ہو اور آج جو دہشت گردی کی فضا قائم ہو چکی ہے جس سے پوری دنیا متاثر ہو رہی ہے اس سے بچا جا سکے مگر بعض دوست ممالک اور ملک دشمن عناصر ان کوششوں کو سبوتاژ کر رہے ہیں۔

اگر چہ پاکستان کے قیام میں آنے کے بعد سے ہی پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان تعلقات استوار ہو گئے تھے لیکن ان تعلقات کو پاکستان کے سابق فوجی سربراہ ضیاء الحق کے زمانے میں بہت زیادہ فروغ ملا ۔اسکا ایک ثبوت یہ ہے کہ ضیاء الحق نے اپنے دور اقتدار میں ستائیس بارسعودی عرب کاباقاعدہ سرکاری دورہ بھی کیا ۔ اسی طرح پاکستان کے باقی رہنماؤں نے بھی ہمیشہ سعودی عرب سے قریبی تعلقات قائم رکھنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ مزید یہ کہ پاکستان کے مزدوروں کی بہت بڑی تعداد ہر وقت سعودی عرب میں اپنی خدمات سرانجام دی رہی ہے یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں دیوبندی ، وہابی اور اہل حدیث مسالک کو خود بخود ہوا ملتی رہی ہے مزید یہ کہ

سعودی عرب جہاں پاکستان کی معاشی مدد کررہا ہے وہیں سعودی عرب کے زیر انتظام بہت سے تعلیمی مدارس بھی دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ۔

مگرتجزیہ کاروں کی رائے میں پاکستان میں فرقہ ورایت ہو یا انتہا پسندی اس طرح کے تمام امور میں سعودی عرب کے حمایت یافتہ دینی مدارس کا کردار سب سے نمایاں رہا ہے ۔پاکستان کے آگاہ ذرائع اس بات کا کئی بار اعلان کرچکے ہیں کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں سمیت ملک بھر میں حکومت اور فوج سے برسرپیکار جنگجوؤں کا دیوبندی مدارس سے گہرا تعلق ہے اور یہ مدارس فرقہ وارانہ سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔[11]

اسی طرح ایران اور پاکستان کے برادرانہ تعلقات پاکستان کے قیام کے بعد مستحکم بنیادوں پر استوار ہونا شروع ہوگئے تھے۔ اس کی وجوہات بھی منطقی ہیں جن میں قدیم ثقافتی، تاریخی، دینی و ادبی رشتے ہیں۔ یہ تعلقات امام خمینی کی قیادت میں کامیاب اسلامی انقلاب سے پہلے بھی مستحکم تھے اور آج جبکہ ایران جمہوری اسلامی ریاست میں تبدیل ہوچکا ہے، نئے تقاضوں کی روشنی میں مزید مستحکم ہورہے ہیں۔ ایران ہی وہ پہلا ملک تھا کہ جس نے پاکستان کی جغرافیائی حیثیت کو بطور مملکت تسلیم کیا اور سیاسی تعلقات قائم کئے اور دونوں ملک آر سی ڈی اور دیگر علاقائی معاہدوں میں منسلک ہوئے۔ ایران میں شاہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد جب اسلامی ریاست قائم ہوئی تو ایران اور پاکستان کے تعلقات کے نئے باب کا آغاز ہوا ۔

یہاں ان ثقافتی رشتوں پر بھی روشنی ڈالنا ضروری ہے جو دونوں ملک کے عوام میں محبت اور یگانگت کا اہم ستون ہیں۔بہت کم ممالک ایسے ہوں گے جو ایران و پاکستان کی طرح بہت سے رشتوں میں منسلک ہوں۔ دونوں ممالک ایسی گراں قدر مشترک میراث کے مالک ہیں جو ان کی شناخت کا جزو لاینفک ہیں۔ فارسی زبان، ۸۰۰سالہ تاریخ، فارسی زبان میں علماء، حکماء، شعراء اور بزرگان دین کے قدیم آثار و مکتوبات، پاکستان کی لائبریریوں میں موجود فارسی زبان میں تحریر ہزارہا قلمی نسخے، فارسی زبان کا اردو زبان کی تشکیل میں خاص کردار، دونوں ممالک کے شعراء، مثلاً حافظ، سعدی، مولانا رومی، علامہ اقبال کے علاوہ ثقافت و ادب سے وابستہ دیگر نامور شخصیات کی دو طرفہ مقبولیت، یہ وہ بنیادیں ہیں جنہوں نے دونوں ممالک کے عوام کو برادرانہ مضبوط رشتوں سے جوڑ دیا ہے۔[12]

"مگر پھر اس برادر اسلامی ملک ایران نے ۱۹۷۱ء پاک بھارت جنگ کے دوران کڑے وقت میں پاکستان کو تیل کی سپلائی روک کر بھارت دوستی کا حق ادا کیا تھا۔ ان حقائق کو جھٹلانا بھی ممکن نہیں کہ بلوچستان میں پاکستان کی سالمیت کیخلاف سرگرم بھارت برانڈ باغیوں کو ایران کی بھی بھرپور مدد حاصل ہے۔ اسی طرح پاکستانی سرزمین پر برستے راکٹوں، سرحدی چوکیوں پر حملوں، پاکستانی جوانوں کی شہادتوں سے یہی گمان ہوتا ہے کہ سرحد کے اس پار سے ایرانی نہیں بھارتی فوج

حملہ آور ہیں۔ لیکن یہ پاکستانی فوجی قیادت کی انتہائی بردباری ہے کہ اس نے خطے میں پہلے سے بھڑکتی ہوئی آگ کے پیش نظر بیس گنا فائر پاور رکھنے کے باوجود ایران کی طرف سے اشتعال انگیز حرکتوں کا کبھی جواب نہیں دیا۔مزید یہ کہ گزشتہ دنوں پاکستان کے ازلی دشمن بھارت، سامراجی کٹھ پتلی افغانستان اور امریکی شعبدہ بازی کے ماہر ایران کی طرف سے پاکستانی بندرگاہ گوادر کے مقابلے میں چاہ بہار کی بندرگاہ کے مشترکہ پراجیکٹ کے اعلان سے ایران کی نام نہاد ''اسلامی انقلابیت، اسلام دوستی ''اور جذبہء ہمسائیگی کا اصل چہرہ پوری طرح بے نقاب ہو چکا ہے۔"[13]

پاکستان اور افغانستان کے درمیان تعلقات ہمیشہ سے غیر یقینی رہے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے اس کے پڑوسی ملک افغانستان کے ساتھ تعلقات عجیب و غریب نشیب و فراز سے دوچار رہے ہیں جس کی نظیر عصری تاریخ میں مشکل سے ملتی ہے ۔گو اب یہ بات تاریخ کے اوراق کے تلے دب چکی ہے لیکن یہ حقیقت پاکستان اور افغانستان کے منفی تعلقات کی بنیاد بنی ہے کہ قیام پاکستان کے بعد جب ستمبر ۱۹۴۷ء میں اقوام متحدہ میں پاکستان کی رکنیت کا مسئلۂ پیش ہوا تو جنرل اسمبلی میں افغانستان وہ واحد ملک تھا جس نے پاکستان کے خلاف ووٹ دیا تھا۔

۱۹۴۸ء میں دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات تو قائم ہوئے لیکن ایک سال بعد ہی افغانستان میں ایک سرحدی گاؤں پر پاکستانی فضایہ کی بمباری نے تعلقات کو کشیدگی کی کھائی میں د ھکیل دیا۔اس وقت ظاہر شاہ نےافغان شورٰی میں تقریر کرتے ہوے کہا کہ افغانستان ڈیورنڈ لائن کو تسلیم نہیں کرتا۔ یہ سرحد انیسویں صدی میں انگریزوں کے زمانے میں کھینچی گئی تھی۔ [14]

مگر جب امریکہ اورطالبان کے درمیان جنگ کا آغاز ہوا جو کہ تاحال جاری ہے ، اس دوران جب افغان طالبان نے محسوس کیا کہ پاکستان میں ان کا اثر رسوخ کم ہو گیا ہے تو پھر انہوں نے پاکستانی طالبان کو جنم دیا جوکہ پاکستان میں کئی طرح کی منفی سرگرمیوں اور دہشتگردانہ کارروائیوں میں ملوث سمجھے جاتے ہیں۔انہیں اختلافات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ملک دشمن عناصر ایسی فضا پیدا کر دیتے ہیں جو کہ فرقہ واریت کا سبب بنتی ہے۔ کبھی طالبان کے ہم نوا اہل سنّت کو بھڑکا کر اور کبھی ایرانی ہمدردوں اہل تشیّع کو بھڑکا کر فرقہ واریت کی آگ سلگائی جاتی ہے جو اب تک نہ جانے کتنی جانوں کو نگل چکی ہے اور اگر اس پر قابو نہ پایا جاسکا تو پتہ نہیں اور کتنا نقصان کر گزرے گی۔

پاکستانی فرقہ واریت میں ایجنسیوں کا کردار:

جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ فرقہ واریت ملک عزیز کی جڑیں کھوکھلی کر رہی ہے اور اس میں مسلمانوں کے اپنے اختلافات سے زیادہ ملک دشمن عناصر کے حساس اداروں کی کارروائیاں کردار ادا کر رہی ہیں جیسا کہ ''راء''، ''موساد''، ''سی آئی اے''اور ''این ڈی ایس''وغیرہ۔ چونکہ پاکستان سنٹرل ایشیاء میں ایک خاص جغرافیائی مقام رکھتا ہے اس لئے ملک

دشمن عناصر اس کو ناکام ریاست ثابت کرنے اوراپنے مذموم مقاصد کو پورا کرنے کے لئے اس طرح کی کاروائیاں کرواتے رہتے ہیں جن سے فرقہ واریت جیسی آگ بھڑک سکے ۔

پاکستان میں راء RAWکی سرگرمیاں:

بھارتی خفیہ ادارہ ’’راء‘‘پاکستان کے اندرونی معاملات کو خراب کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اگر چہ پاکستان کی سیاسی تنظیمیں اس سے پہلے بھی اس بات کا اظہار کرتی رہی ہیں کہ بھارت پاکستان میں مداخلت کرتا رہتا ہے مگر اقوام عالم اس معاملے میں بالکل خاموش ہیں ۔

چند ماہ پہلے سیکیورٹی فورسز نے بلوچستان سے ہندوستان کے حاضر سروس نیول افسر کلبھوشن یادیو کو گرفتار کیا تھاپاکستانی سیکیورٹی اداروں نے دعویٰ کیا تھا کہ کلبھوشن یادیو ہندوستانی خفیہ ایجنسی ’’راء‘‘ کا افسر ہے، اور بلوچستان اور کراچی میں دہشت گردی کی سرگرمیوں میں ملوث ہے۔اس موقع پر یہ دعویٰ بھی کیا گیا تھا کہ کلبھوشن یادیو کے پاس ایرانی ویزہ موجود تھا اور وہ ایران کے ساحلی علاقے چاہ بہار سے بلوچستان کے علیحدگی پسندوں کو آپریٹ کررہا تھاکلبھوشن یادیو کی گرفتاری کے بعد پاکستان نے ہندوستانی ہائی کمشنر کو طلب کرکے اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا تھا تاہم ہندوستانی وزارت خارجہ نے تصدیق کی تھی کہ کلبھوشن یادیو سابق ہندوستانی نیول افسر ہے۔[15]

پاکستان میں" سی آئی اے" کا کردار

کچھ خفیہ ادارے بظاہر تو پاکستان میں سیکیورٹی کے فرائض سرانجام دینے کا ڈھونگ رچاتے ہیں مگر در پردہ وہ اپنے مذموم مقاصد کو پورا کرنے کی تگ و دو میں مصروفِ عمل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ پاکستان میں CIA اور Black Water کی موجودگی ہے۔ بظاہر تو یہ ایجنسیاں طالبان کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے پاکستان میں آئی ہوئیں مگر دراصل یہ پاکستان کے حسّاس مقامات پر نظر رکھے ہوئے ہیں ۔

جیسا کہ اب تک تین ایسے مقامات کا انکشاف ہوا ہے ، کہ جوCIA کے ارکان بلیک واٹر کے متعلقین کو تربیت فراہم کر رہے ہیں ان میں سے ایک رِوات انڈسٹریل ایریا ، دوسرا مل پور ، اور تیسرا بیگووال میں واقع ہیں ۔ یہ تینوں جگہیں کہوٹہ(جہاں پر پاکستان کا نیوکلیر پلانٹ ہے) سے نسبتاً قریب جبکہ ان میں سے دو تو نیلور کے دونوں اطراف بہت کم فاصلے پر واقع ہیں۔ ان کے محل وقوع کو دیکھ کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر امریکی کوئی بد خیالی نہیں رکھتے تو ان کی دہشت گرد تنظیم (بلیک واٹر) حساس تنصیبات کے قریب کیوں قلعہ بندیاں کر رہی ہے؟[16]

را ء، موساد اور سی آئی اے کا گٹھ جوڑ:

بھارت کے دہشت گرد خفیہ ادارے ’’را‘‘ کی دعوت پر امریکی سی آئی ، اسرائیلی موساد، روسی انٹیلی جنس ، افغان خفیہ سروس این ڈی ایس اور برطانوی خفیہ ادارے ایم آئی ۶کے درجنوں

سینئر حکام نئی دہلی کے حیدرآباد ہاؤس میں اکٹھے ہوئے ۔ بھارت میں تمام اسلام دشمن اور انٹی پاکستان خفیہ ایجنسیوں کا اجتماع اس امر کا ثبوت ہے کہ سب عالمی دہشت گرد طاقتیں پاک چین منصوبوں کو سبوتاژ کرنے کیلئے مشترکہ طور پر متحرک ہو چکی ہیں۔ مودی کی ہدایات پر بھارتی خفیہ ادارے ”راء“ کے سربراہ راجندر کھنہ کی نگرانی میں پاک چین اقتصادی راہداری کو ناکام بنانے کیلئے خصوصی ڈیسک بنایا گیا ہے۔ بھارتی خفیہ ادارے کو اس بڑے ٹاسک کیلئے بہت بڑی رقم بھی فراہم کی گئی ہے۔ عالمی مبصرین کے مطابق بنگلہ دیش کی دجالی تخلیق کے بعد یہ ”راء“ کا دوسرا بڑا منصوبہ ہو گاکیونکہ بھارتی اخبار" ٹائمز آف انڈیا" کے مطابق بھارت اسرائیلی ہتھیاروں کی خریداری پر ایک ارب ڈالر خرچ کررہا ہے۔ دوسرے تباہ کن اسلحہ کے ساتھ اسرائیلی ایرو سپیس انڈسٹری سے دو عدد ’’فیلکن‘‘ برانڈ ارلی وارننگ سسٹم کی خریداری کا معاہدہ طے پا چکا ہے ۔ [17]

آخر بھارت ان جنگی ہتھیاروں پر اتناخرچ کس لئے کر رہا ہےیقیناً اس سے بھارت کے مذموم مقاصد کا پتہ چلتا ہے۔

فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے عملی اقدامات

قرآن وسنت پرعمل کے ذریعے فرقہ واریت کا خاتمہ:

آئیں قرآنی آیات کی روشنی میں فرقہ واریت اور مذہبی منافرت کی اسلام میں نا پسندیدگی کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" لَآ اِكۡرَاهَ فِي ٱلدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشۡدُ مِنَ ٱلۡغَيِّ ۚ فَمَن يَكۡفُرۡ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤۡمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسۡتَمۡسَكَ بِٱلۡعُرۡوَةِ ٱلۡوُثۡقَىٰ ۚ لَا ٱنفِصَامَ لَهَا ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۵۶﴾ "[18]

ترجمہ: کچھ زبردستی نہیں دین میں بیشک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

یہ آیت ہمیں بڑا واضح حکم دیتی ہے کہ اسلام میں دینی معاملات میں جبر اور زور زبردستی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اب اتنی قوت و اختیار رکھنے والا پروردگار خود بھی کسی پر جبر نہیں کرنا چاہتا تو پھر یہ اختیار کسی انسان کو کیسے مل سکتا ہےکہ وہ ایسا طرز عمل اختیار کرے کہ لوگوں کواس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ کسی فرد واحد یا گروہ کے خیالات کے ساتھ اتفاق کریں ۔ ہر گز نہیں اور نہ ہی یہ پروردگار کی منشاء ہے۔

چنانچہ سورۃ یونس کی آیت ۹۹ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَأٓمَنَ مَن فِي ٱلۡأَرۡضِ كُلُّهُمۡ جَمِيعًاۚ أَفَأَنتَ تُكۡرِهُ ٱلنَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُواْ مُؤۡمِنِينَ ﴿۹۹﴾ "[19]

ترجمہ: اور اگر تمہارا رب چاہتا زمین میں جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم لوگوں کو زبردستی کرو گے یہاں تک کہ مسلمان ہوجائیں۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ سبحان و تعالیٰ کا نبی کریم ﷺ کو اسلام کی تبلیغ میں سختی برتنے سے منع کرنا ہمیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیتا ہے۔ القاعدہ اور داعش نے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے مراکز اور دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں پر بے دریغ حملے کر کے شدید فساد مچایا ہو ا ہے۔تخریب کاری کا یہ جنون بھی قرآن کے احکام سے متصادم ہے۔ سورۃ حج کی آیت ۴۰ میں واضح کہا گیا ہے"اگر خدا انسانوں کو ایک کی طاقت کے ذریعے سے دوسرے سے نہ ہٹائے رکھے تو راہبو ں کی خانقاہیں،عیسائیوں کےگرجے، یہودیوں کےمعابد اور مسلمانوں کی مسجدیں جہاں اللہ کا بہت نام لیا جاتا ہے کب کی گرائی جاچکی ہوتیں"یہ آیت بہت واضح طور پر بیان کررہی ہے کہ اللہ کا یہ ہرگز منشا ءنہیں ہے کہ ان عبادت گاہوں اور مذہبی مراکز کو گرایا یا تباہ کیا جائے۔لہذا ،مسجدوں، امام بارگاہوں ،خانقاہوں اور مزارات پر حملے کرنا کسی بھی صورت میں جہاد نہیں ہو سکتا۔

یقیناً ہر مسلمان قرب الٰہی اور قرب نبی کریم ﷺ کا ہر وقت متمنی رہتا ہے اور جب مالک کون ومکاں ربّ ذوالجلال اپنے پیارے محبوب کو یہ حکم ارشاد فرما رہا ہے کہ اے محبوب میں تمہارے دین کو دین واحد بنا کر بھیجا ہے یعنی یہ وہی دین ہے جو کہ اس سے پہلے پیغمبر لے کر آئے ، یعنی یہ کوئی نیا دین نہیں ہے اور میں ہی تمہارا رب ہوں پس تم صرف مجھ سے ڈرو ۔مگر پہلے والی امتوں نے دین فرقہ واریت (اپنا کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا) پیدا کرلی اور ہر گروہ اپنے اپنے فرقے میں خوش ہے۔ اے محبوب تم انہیں ایک مقررہ مدت(قیامت) تک ان کے حال پر چھوڑ دو یعنی انہیں جبراً اپنا دین قبول کرنے پر مجبور نہ کرو۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم کسی کو اپنا عقیدہ اختیار کرنے پر مجبور نہ کریں بلکہ نبی پاک ﷺ کی سنّت مبارکہ کے مطابق لوگوں تک حق بات پہنچا دینے کے بعد انہیں آزاد چھوڑ دیں اگر اللہ تبارک وتعالیٰ کو ان کی ہدائت منظور ہو گی تو وہ ضرور ان لوگوں کو ہدایت سے سرفراز فرمائے گا وگرنہ اپ نے اپنا فرض ادا کردیا۔

ان آیات کی روشنی میں اچھی طرح سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلا م میں فرقہ واریت ،مذہبی انتہا پسندی اور منافرت کی ہرگز گنجائش نہیں۔لہذا عوام کو ہر قسم کے گروہ سے اجتناب کرنا چاہیے جوا سلام کے نام میں جبر اور تشددکرنے کے مرتکب ہوں۔ القاعدہ ،داعش اور طالبان اپنی جہالت کے سبب سے قرآن کی محض جہاد سے متعلق آیت کی غلط تشریح پیش کرتے ہیں ۔ ہمیں ان گروہوں کو مکمل طور پر رد کردینا چاہیے۔

آئین اور نصاب تعلیم میں ترمیم کے ذریعے فرقہ واریت کا خاتمہ:

پاکستان میں فرقہ واریت کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ حکومت عملی طور پر اہم کردار ادا کرے ۔ کیونکہ ا س کے بغیر فرقہ واریت پر قابو پانا انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک کوئی ایسا قانونموجود نہیں ہو گا جو کہ فرقہ واریت کا باعث بننے والے عناصر کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کرے تب تک اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہیں گے جو کہ

فرقہ واریت کا سبب بنیں ۔ اس سلسلہ میں ضروری کہ حکومت وقت مؤثر قانون سازی کرے اور ساتھ ہی تعلیمی نصاب میں بھی ایسی تبدیلی کی جائے جو کہ طلباء کی ذہن سازی کا باعث بنے اور طلباء کے دلوں میں ملی یک جہتی اور قومی یگانگت کا باعث بنے گی ۔ چنانچہ اس فصل میں ہم ایسے اقدامات پر بحث کریں گے جو کہ فرقہ واریت کے سدّباب میں ممد و معاون ثابت ہوں گے انشاء اللہ۔

مذہبی رواداری کے لیے موثر قانون سازی پر زور:

اس سلسلہ میں حکومت کو چاہئے کہ تمام مسالک کے نمائندہ علمائے کرام کا کنونشن بلایا
ئے اور ان سے ملک میں امن و آشتی کے قیام کے
لئے تجاویز لی جائیں ۔ اور ان تجاویز کی بنیاد پر ایسا قانون بنایا جایا جو انتہائی مؤثر اور فوری طور پر قنافذالعمل ہو۔ اور اس قانون کی بنیاد پر فوری طور پر ایسے عناصر کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے جو کہ فرقہ واریت کا سبب بن رہے ہوں۔ اس کے علاوہ علمائے کرام کو اس بت کو پابند کیا جائے کہ وہ عمداً یا خطاً اور سراً یا اعلانیتاً ہر قسم کے ایسے بیانات سے پرہیز کریں جو فرقہ واریت کا سبب بن رہے ہیں ،کیونکہ جس طرح ایک تعلیمی ادارہ طلبا کی ذہن سازی میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے اسی طرح علمائے کرام بھی عوام کی ذہن سازی میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے علما اور رہنما ہم آہنگی پر زور دیتے آئے ہیں لیکن اس کے باوجود صورتحال میں کوئی خاطر خواہ بہتری دکھائی نہیں دیتی۔ حال ہی میں پیش آنے والے واقعات کے بعد پرزور انداز میں یہ مطالبہ بھی کیا جانے لگا ہے کہ ایک دوسرے کے مسلک اور فرقے کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر اور تحریری مواد پر پابندی کے علاوہ اس میں ملوث افراد کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اگر مندرجہ ذیل اقدامات عمل میں لائے جائیں تو ہم فرقہ واریت سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔فرقہ پرستانہ سرگرمیوں کے خاتمے کے لئے درج ذیل قانونی اقدامات کے جائیں:۔

۱۔ منافقانہ اور خفیہ فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی کی جائے:

ایسے تمام مسالک جن میں بظاہر اپنے آپ کو پر امن پیش کیا جاتا ہے جبکہ در پردہ اپنے مذموم مقاصد پر کام کر رہے ہوتے ہیں ، اور عوام کو اکسا کر آئندہ کسی بھی خطرناک اقدام کے لئے تیار کر رہے ہوتے ہیں پر یک دم پابندی لگا دینی چاہئے ۔اور ایسی تمام تنظیمیں یا ادارے جن پر پہلے پابندی لگائی جاتی ہے مگر پھر وہ نئے نام سے نئی تنظیمیں بنا لیتے ہیں ان تنظیموں پر پابندی کے ساتھ ساتھ ان اشخاص پر پابندی لگائی جائے تاکہ وہ پھر سے ایسی کسی سرگرمی میں ملوث نہ ہو۔

۲۔ تمام مکاتبِ فکر کے نمائندہ علماء پر مشتمل قومی سطح کی سپریم کونسل کا قیام عمل میں لایا جائے:

پاکستان میں موجود تمام مسالک کے نمائندہ افراد پر مشتمل افراد ایک سپریم کونسل کا قیام عمل میں لایا جائے جس کا مقصد لوگوں میں محبت و یگانگت اور ملی یکجہتی کا جذبہ پیدا کریں اور نفرتوں کے سد باب کا باعث بنیں اور وہ تمام افراد ایسے افراد کی بیخ کنی میں حکومت وقت کا ساتھ دیں جو فرقہ واریت کی آگ کو بھڑکانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں ۔

۳۔ ہنگامی نزاعات کے حل کے لئے سرکاری سطح پر مستقل مصالحتی کمیشن قائم کیا جائے:

پاکستان میں موجود مسالک کے مابین نزاعی معاملات کے لئے حکومت وقت سرکاری سطح پر ایسا مصالحتی کمیشن تشکیل دے جو ان معاملات کا قابل عمل حل تجویز کریں ۔ خصوصاً شیعہ سنی مسائل کے حل کے لئے ہنگامی طور پر اقدامات کئے جائیں کیونکہ یہی دومسالک ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہیں ۔ اس کے علاوہ تمام تنظیموں کے عسکری ونگز پر مکمل طور پر پابندی لگائی جائے ۔ اور وہ تمام تنظیمیں جن کے پاس اسلحہ موجود ہے اسے فوری طور پر بحق سرکار ضبط کیا جائے اور آئندہ کسی ادارے کو اسلحہ لائسنس الاٹ نہ کئے جائیں۔

۴۔ مذہبی سطح پر منفی اور تخریبی سرگرمیوں کے خلاف عبرتناک تعزیرات کا نفاذ عمل میں لایا جائے:

اسے تمام عناصر جو مذہبی سطح پر منفی اور تخریبی سرگرمیوں میں ملوث ہوں انہیں عبرتناک سزا دی جائے تاکہ باقی لوگوں کے لئے ایک سبق بن جائے ۔ اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کبھی ایسے عناصر کی طرف حکومت وقت کی توجہ دلائی جائے ، ای ایسے افراد کو عوامی شکایت پر گرفتار کیا جائے تو جلد ہی انہیں سیاسی اثر رسوخ کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے ۔ اور انہیں قرار واقعی سزا نہیں دی جاتی جس کی وجہ سے ایسے تمام عناصر کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے جو فرقہ وارانہ سرگرمیوں میں ملوث ہوں اس لئے حکومت کو چاہئے کہ ایسے افراد پر فوری طور پر تعزیرات کا نفاذ کیا جائے تاکہ فرقہ واریت کی لعنت سے جلد از جلد چھٹکارا حاصل کیا جا سکے۔

۵۔ تعلیمی نصاب میں مناسب تبدیلی کی جائے:

چونکہ مدارس میں طلباء کی باقاعدہ ذہن سازی کی جاتی ہے اور تمام مدارس طلباء کی تعمیر سیرت کے ذمہ دار ہوتے ہیں اس لئے مدارس میں پڑھائے جانے والے نصاب پر حکومت وقت کی باقاعدہ نظر ہونی چاہئے۔ اور تمام مدارس میں ایسا نصاب پڑہایا جائے جس میں فرقہ واریت کا دور دور تک کوئی شائبہ نہ ہو۔ بلکہ مدارس کے نصاب سے ایسا تمام لٹریچر نکال دیا جانا چاہئے جو فرقہ واریت کا سبب بنے۔اس سلسلہ میں یہ ضروری ہوگا کہ حکومت تمام مدارس کو اپنے کنٹرول میں لے اور بیرون ملک سے ملنے والی امدا پر پوری نظر رکھی جائے اور وہ ممالک جو صرف فرقہ واریت جیسے مذموم مقاصد کے لئے امداد دے رہے ہیں ایسی امداد پر مکمل پابندی لگائی جانی چاہئے۔اس طرح فرقہ پرستی کی لعنت سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

بین المذاہب رواداری کےذریعے عدم برداشت کا خاتمہ:

اسلام ایک سلامتی اور مذہبی رواداری کا مذہب ہے یہ نہ صرف اپنی حقانیت تسلیم کرواتا ہے بلکہ دوسرے مذاہب کے تشخص کو بھی تسلیم کرتا ہے اور آخری مذہب ہونے کی وجہ سے دوسرے مذاہب کو دعوت حق کا باقاعدہ انتظام و انصرام بھی کرتا ہے مگر اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے باوجود کسی پر جبر و اکراہ کا اظہار بھی نہیں کرتا جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے

" لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؁ ﴿۲۵۶﴾ "[20]

کچھ زبردستی نہیں دین میں بیشک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائےاس نے بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

مندرجہ بالاآیہ کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ دین اسلام کے عمومی مزاج کو بیان کر رہا ہے جس کے مطابق دین اسلام کے اندر کوئی سختی نہیں ، حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ انسان کو دوزخ میں ہرگز ہرگز نہیں ڈالنا چاہتا یہی وجہ ہے کہ اس نے انسانیت کی فلاح کے لئے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے جن کا مقصد بعثت فقط انسان کو صراط مستقیم کی طرف بلانا تھا ، مگر اس کے باوجود وہ کسی کو سختی سے دین کا پابند کرنے کی مذمت کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ دین اسلام کی پوری عمارت لا اکراہ فی الدین کی بنیاد پر استوار ہے ۔ اور اشاعت اسلام کا یہی دستور آغاز اسلام سے لے کر اب تک کارفرما ہے ۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں آسان دین لے کر مبعوث ہوا ہوں، مجھ سے پہلی امتیں ناروا پابندیوں اور جبروستم کی پابندیوں میں جکڑی ہوئی تھیں اور مجبور و مقہور انسان ظلم و استبداد کی چکی میں پس رہے تھے۔ محکومی اورغلامی میں انسان جانور سے بھی بد تر زندگی گزار رہے تھے۔اسلام نے غلامی کی ان زنجیروں کو کاٹ دیا اور سب ناروا پابندیوں کو یکسر ختم کردیا۔

اختلاف رائے کا بنیادی حق:

اسلام کی روح میں مشاورت و جمہوریت کا ر فرما ہے، وہ تمام انسانوں سے مساوات اور برابری کی سطح پر مخاطب ہوتا۔ آقائیت اور پاپائیت کا تصور اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ نہیں۔مزید برآں دعوت دیں اور تبلیغ حق کا فریضہ ادا کرتے ہوئے شائستگی اور متانت کا دامن ہاتھ سے چھوڑنا یکسر روا نہیں ۔ اسلام کی رواداری اور وسیع المشربی جو اس بات کی متقاضی ہے کہ مخالفین کے نقطہ نظر کو تحمل ، خندہ پیشانی اور قوتِ برداشت سے سنا جائے اور کسی پر زبردستی اپنی بات نہ ٹھونسی جائے۔ خالق کون و مکاں نے جب سرور کائنات ﷺ کو جملہ تشریعی و تکوینی اختیارات کے باوجود اس بات کا مکلف نہیں ٹھہرایا کہ آپ ﷺ کسی کو اسلام قبول کرنے کے لئے مجبور فرمائیں ۔ حالانکہ فتح مکہ کے بعد جب کہ آپ ﷺ مکمل طاقت کے ساتھ سلطنت عرب کے سربراہ بن چکے تھے

مگر پھر بھی کسی مشرک ، عیسائی یا یہودی کو مجبور نہیں کیا کہ وہ آپ پر ایمان لے آئیں بلکہ لوگ آپ ﷺ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر ہی مسلمان ہوئےتو پھر کسی مبلغ کو یہ حق کہاں حاصل ہو گیا کہ وہ دوسروں سے اختلاف رائے کا حق چھین لے، مخالفین پر عرصہ حیات تنگ کردے اور ان کے ایمان اوراسلام پر زبان دراز کرتا پھرے۔

فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے میڈیا کا کردار

ہمیشہ کی طرح دور حاضر میں بھی پاکستان تاریخ کے بد ترین دور سے گزر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ملک پاکستان اور عوام الناس کی مشکلات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہےپاکستان بری طرح دہشت گردی کا شکار ہے جبکہ انتظامیہ پوری طرح بے بس نظر آتی ہے۔ اگرچہ دہشت گردی کے ساتھ ساتھ دیگر معاشی اور معاشرتی مسائل بھی پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں مگر فی زمانہ سب سے بڑا مسئلہ دہشت گردی ہی ہے جس نے عوالناس کا جینا دوبھر کیا ہوا ہےجبکہ یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ دہشت گردی کا تعلق فرقہ واریت ہی سے ہے ۔ کیونکہ ملک دشمن عناصر فرقہ واریت ہی کا سہارا لے کر ملک پاکستان میں دہشت گردانہ کارروائیوں میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

ایسے میں ذرائع ابلاغ (بشمول الیکٹرانک میڈیا خصوصاً ٹی وی چینلز اور ایف ایم ریڈیوز) کے اوپر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خبروں کی فوری ترسیل کے ساتھ ساتھ عوام کا سہارا بھی بنیں اور مشکل حالات میں افراد کی ذہن سازی ، سخت حالات میں حوصلہ افزائی اور ممکنہ مثبت طرزِ عمل کی طرف رہنمائی بھی کریں۔

جہاں تک مذہبی سرگرمیوں کا تعلق ہے چونکہ مذہب کا تعلق کسی ایک ملک سے نہیں ہوتا بلکہ کسی ایک مذہب کے پیروکار پوری دنیا میں موجود ہوتے ہیں اس لئے کسی بھی رونما ہونے والے واقعہ کے اثرات بالیقین پوری دنیا میں دیکھے جا سکتے ہیں ۔اس لئے میڈیا پر نشر ہونے والے یہ واقعات اگر مثبت ہوں گے یعنی ان میں مذہبی روادری الفت محبت اور یگانگت کا پہلو نکلتا ہو تو یقیناً اس کے اثرات بھی پوری دنیا تک پھیلیں گے اور اگر کوئی منفی واقعہ رونما ہوا ہو تو اس کے نشر ہونے پر اس کے منفی اثرات بھی بالیقین پوری دنیا میں پہنچیں گے اور منفی اثرات تو ویسے ہی تیزی سے پھیلتے ہیں ۔ اس کی ایک وجہ تو الیکٹرانک میڈیا کی تیز رفتاری جبکہ دوسری بڑی وجہ یہ کہ اب دنیا جو کہ ایک وسعت کی علامت سمجھی جاتی تھی ایک عالمی گاؤں (Global Village) بن چکی ہے جس کی وجہ سے کسی بھی واقعہ کے اثرات فی الفور دنیا بھر میں محسوس کئے جا سکتے ہیں ۔

دور حاضر میں میڈیا کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ پرنٹ میڈیا(کتابیں اخبارات اور رسائل وغیرہ)

۲۔الیکٹرانک میڈیا(ٹی وی چینلز)

۳۔ انٹرنیٹ(ویب سائٹس اور سرچ انجنز)

۱۔ پرنٹ میڈیا(کتابیں اخبارات اور رسائل وغیرہ)

اگر چہ سائنسی ترقی کے موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ میں کافی تبدیلیاں وقوع پذیر ہو چکی ہیں ، جن کے تحت بات پرنٹ میڈیا سے بہت آگے یعنی انٹرنیٹ تک آ پہنچی ہے مگرپرنٹ میڈیا ایک واحد ذریعہ ہے جو کہ ملک کے طول و عرض میں یکساں میسّر اور مقبول ہے جس کے ذریعے عوام تک سیاسی ، سماجی اور مذہبی معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔مگر کچھ ملک دشمن عناصر نے اس کا غلط استعمال کرتے ہوئے عوام میں نفرتوں کی آگ لگانے کے لئے ایسا مواد پرنٹ کرناشروع کردیا جو کہ فرقہ واریت کی وجہ بنا۔ اگر چہ حکومت کی طرف سے کئی مربہ ایسے اقدامات عمل میں لائے گئے ہیں جن کے تحت ایسے مواد کا ضبط کیا جانا اور ایسے اداروں پر پابندی وغیرہ شامل ہے مگر اس کے باوجود ایسا مواد اب بھی مختلف عنوانات کے تحت عوام تک پہنچایا جارہاہے۔

حکومت وقت کو چاہئے کہ ایسے تمام اداروں اور پبلیکیشنز کے ساتھ ساتھ رسالوں اور مجلوں کے مدیران کے خلاف سخت انضباطی کارروائی عمل میں لائے اور ملک کے طول وعرض میں قائم لائبریریوں میں موجود اس مواد کو فوری طور پر تلف کرے۔

۲۔الیکٹرانک میڈیا(ٹی وی چینلز , کیبل ٹی وی)

الیکٹرانک میڈیا سے مراد پاکستان میں چلنے والے ٹی وی چینلز ہیں چاہے وہ فری آن ایر ہوں یا کہ ٹی وی کیبل نیٹ ورک ہر دو صورت میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ ایک طرف تو یہ عوام الناس کو فری انٹرٹینمنٹ کی سہولت بہم پہنچاتا ہے اور دوسری طرف معلومات عامہ کے ساتھ ساتھ مذہبی اور فقہی قسم کے پروگرام بھی نشر کرنے کا ذمہ دار ہوتے یں ۔ مگر دور حاضر میں الیکٹرانک میڈیا کوئی خاص مثبت رول ادا نہیں کررہا ایک طرف توغیر ملکی چینلز کی بھرمار اور دوسری طرف بے مقصد ٹاک شوز جن میں مخالف فریقین کو بٹھا کر سوائے لڑانے کوئی اور خدمت سرانجام نہیں دے رہے ہیں ۔ اِس وقت پاکستان میں ۲۰ سے زائد نیوز چینل اور انٹر ٹینمنٹ چینلز اس کے علاوہ ہیں۔

ذرائع ابلاغ کا اتنا وسیع نیٹ ورک ہوتے ہوئے ہمارے معاشرے کی بگڑتی صورتحال، لوگوں کے منفی رویے، جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح ہمارے میڈیا کے پالیسی سازوں کے لئے ایک بڑا سوال۔ کہ کیا ہمارا میڈیامعاشرے کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ٹھیک سے ادا کر رہا ہے۔

پرائم ٹائم کے دوران: معاشرے میں مذہبی و مقامی روایات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لوگوں کو نہ صرف صحت مندانہ تفریح مہیا کی جائے بلکہ اُس کے ساتھ ملکی قوانین، معاشرتی اقدار، مقامی و علاقائی روایات سے مکمل آگاہی عام فہم اور آسان زبان میں پیش کی جائے، تاکہ معاشرے کا ہر فرد اپنے حقوق کے بارے میں جان سکے۔ جیسے کوئی عام آدمی کسی سرکاری دفتر میں جائے اور وہاں

اُس کے ساتھ نا مناسب سلوک ہو، تو اُس بندے کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جو زیادتی اُس کے ساتھ ہوئی ہے وہ کس طرح اپنی شکایت متعلقہ حکام تک پُہنچا سکتا ہے جہاں اُس کے درد کا ساماں ہو سکے۔

لہٰذا مندرجہ ذیل اقدامات سے ہم فرقہ ورانہ تشدد پر قابو پا سکتے ہیں ۔

۱۔ ایسی بین المذہبی خبروں کو پھیلانا جن میں رحم دِلی اور تفہیم کی عکاسی کی گئی ہو۔

۲۔ نشریاتی لہروں کا ذمہ دارانہ استعمال کرنے پر زور دینا۔

۳۔ میڈیا کی نگرانی۔

پہلے درجے میں ہمیں میڈیا کو اِس بات پر قائل کرنا ہے کہ وہ انتہائی پلڑوں میں توازن لائے اور مزید 'اچھّی خبریں' لے کر آئے۔ ایک امکان تو یہ ہے کہ ایسی کہانیاں تلاش کی جائیں جن میں سسپنس، حوصلے اور قربانی کے عناصر پائے جاتے ہوں۔

دوسرا درجہ عمل یعنی ایک آزاد اور منصفانہ میڈیا کے لئے وکالت کا ہے جو پہلے ہی اُبھر کر سامنے آ رہا ہے۔ اس نظریے کے حامی لوگوں کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں مقامی کمیونٹیز کا مؤقف شامل کرنے کے حق سے آگاہ کر رہے ہیں۔ پریس کا غلبہ پوری دنیا پر ہے اور اصلاح کا عمل عالمی سطح پر، شاید باری باری ہر خطّے میں، کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر ہم ذرائع ابلاغ میں مذہبی تعصب کی روک تھام نہیں کر سکتے تو بین المذہبی تفہیم کی عکاسی کرنے والی کہانیوں کے ذریعے اِس کی شدّت کو کم تو کر سکتے ہیں۔ ایک روادار اور تنوع کی بنیاد پر دی گئی مذہبی تعلیم سے اِس طرح کی کہانیاں تخلیق کی جا سکتی ہیں۔ عمومی نیٹ ورکس اور آن لائن فورمز دونوں میں میڈیا کے معیارات کو چیلنج اور سماجی طور پر ذمہ دار صحافت کی وکالت کرنا رپورٹنگ میں مذید بہتر توازن کا موجب بن سکتا ہے۔ میڈیا کی نگرانی کے لئے اداروں کی تشکیل ایڈیٹرز، پروڈیوسرز اور رپورٹرز پر ایسے مندرجات کی تخلیق کے لئے زیادہ دباؤ ڈالے گی جو ہمارے لئے اُمید کا باعث بنتے ہیں۔

فرقہ واریت میں انٹر نیٹ کا کردار

انٹر نیٹ میڈیا نسلی اور مذہبی گروہوں کے باہمی تعلقات پر مثبت یا منفی دونوں طرح کے اثرات مُرتب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ٹویٹر، یُو ٹیوب اور فیس بُک جیسے آن لائن سوشل نیٹ ورکس کے علاوہ عالمی سیٹلائٹ سٹیشنوں نے خبروں کے فوری پھیلاؤ کے اسباب فراہم کیے ہیں۔دور حاضر میں نئی نسل اس سے بہت متاثر ہو رہی ہے۔اگر چہ انٹرنیٹ میڈیا کے معاشرے پر بہت مثبت اثرات بھی ہیں مگر اس کے باوجود اس کے کچھ منفی اثرات بھی ہیں جو کہ نوجوان نسل کو تباہی کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔

مثلاً یو ٹیوب ، فیس بک ، وٹس ایپ اور ٹیوٹر جیسے سوشل میڈیا پروگرامز نے جہاں دنیا بھر میں لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ رکھا ہے مگر ان پروگرامز پر مناسب فلٹر نہ ہونے کی

وجہ سےفرقہ واریت کے کمنٹس اپ لوڈ کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی والی فلم یو ٹیوب پر اپ لوڈ ہونے کی وجہ سے پاکستان میں یو ٹیوب پر پابندی لگادی گئی تھی۔اسی طرح ٹیری جونز بد بخت کے قرآن پاک کو جلانے کی خبر بھی سب سے پہلے یُوٹیوب پر آئی تھی اور سیٹلائیٹ ٹیلی ویژن پر بار بار نشر ہو کر ساری دنیا میں پھیل گئی۔

اسی طرح اگر انہی پیجز پر ایسے پروگرامز اپ لوڈ کئے جائیں جو بین المذاہب ہم آہنگی اور رواداری سے متعلق ہوں تو وہ پوری دنیا کے لئے امن و آشتی کا باعث بن سکتے ہیں ۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان ذرائع پر مناسب فلٹر لگائے جائیں جو ایسی تمام اپ لوڈز کو بین کردیں جو کہ فرقہ واریت کا باعث بن سکتے ہیں۔

اس لئے انٹر نیٹ کے لئے ضابطہ اخلاق تجویز کیا جانا چاہئے جس کے لئے کچھ عملی اقدامات اٹھانے ہوں گے یہ اقدامات تین درجات پر مشتمل ہوں گے جن پر سختی سے عمل کیا جانا چاہئے۔

انٹرنیٹ کے ضابطہء اخلاق کے لئے تجویز کردہ اقدامات۔

۱۔سائبر کرائمز ایکٹ پر سختی سے عمل کیا جائے۔

۲۔وہ حضرات جو جعلی پروفائلز کے تحت سوشل میڈیا پر غیر اخلاقی مواد اپ لوڈ کرتے ہیں جو معاشرتی مسائل اور فرقہ واریت کا باعث بن سکتا ہے، ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے۔

۳۔انٹرنیٹ پر ایسے فلٹر لگائے جائیں جو کہ فرقہ واریت کا باعث بننے والے مود کو بین کرےاور ایسے تمام افراد کی ممبرشپ کو کینسل کیا جائے۔

خلاصہ تحقیق۔

فرقہ واریت کاآغاز چونکہ احساس تفاخر اور ضد کی وجہ سے ہی ہوا تھا اس لئے دور حاضر میں بھی فرقہ واریت کی وجہ ضد ، ذاتی عناد اوراحساس برتری ہی قرار پاتا ہے۔ جب بھی کسی شخص میں یہ خصائص پیدا ہوتے ہیں وہ اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز سمجھنے لگتا ہے ۔اور معاشرے کے باقی افراد کو اپنے نظریات و خیالات سے قائل کر کے ایک الگ گروہ کے طور پر پیش کرتا ہے، اس طرح سے ایک نیا فرقہ وجود میں آجاتا ہے ۔

یہی وجہ کہ دین اسلام جو کہ اتفاق و اتحاد کا علمبردار مذہب ہے فرقہ واریت سے بچنے کا حکم دیتا ہے چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :"

﴿ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيماً فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهٖ ۗ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾

۱۵۳)[21]

(اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کردیں گی، یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے)۔ "

مگر پھر جب شیطان لعین کے پیروکاروں نے شیطان ہی کے پیدا کردہ شبہات کو اختیار کیا اور پھر ان پر قائم ہو گئے تو خود بخود فرقہ واریت نے جنم لے لیا۔ اور پھر لوگ شیطان ہی کی پھیلائی ہوئی گمراہی میں پھنستے چلے گئے اور گروہ در گروہ تقسیم ہوتے چلے گئے۔

اگر چہ پاکستان میں موجود فرقہ واریت کوئی نئی بات نہیں بلکہ اسے یہ تحفہ ورثے میں ملا ہے وہ اس طرح ایک تو مسلمانوں میں فرقہ واریت کا آغاز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوّلین دور سے ہی ہوگیا تھا جب چند صحابہ کرام نے جناب صدیق اکبر ؓ کی خلافت کی بجائے جناب علیؓ کو خلافت کا زیادہ حق دار سمجھا اور اختلاف کیا۔ دوسرا یہ کہ قیام پاکستان سے قبل بھی یہ فتنہ زور شور سے موجود تھا جس کا ثبوت مجدد الف ثانیؒ کا رسالہ 'ردِ روافض' اور شاہ ولی اللہؒ کا رسالہ 'ازالۃالخفا عن خلافۃالخلفا' ہیں مگر پھر تحریک پاکستان میں اس اختلاف کو یکسر نظر انداز کر کے تمام مسلمان حصول پاکستان کی کوششوں میں لگ گئے اور اس دوران کچھ ایسے متحد ہوئے کہ جیسے یک جان دوقالب۔

اسی طرح کچھ بیرونی عناصر اور خفیہ ایجنسیاں بھی پاکستان کے استحکام کو متاثر کرنے کے لئے پاکستان میں موجود چند بکاؤ مُلاّؤں اور باغی قبائل کی مالی اور اسلحے سے مدد کر کے فرقہ واریت پیدا کرتے ہیں جو کہ بالآخر مذہبی تشدد اور دہشت گردی کی شکل میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔جیسا کہ 'راء'، 'سی آئی اے' ، ' موساد' اور 'این ڈی ایس ' وغیرہ اپنے سیاسی مقاصد کے لئے ایسی کارروائیاں کروا رہی ہیں جو فرقہ واریت کا باعث بنتی ہیں۔

لہٰذا جب ہم فرقہ واریت کا بغور جائزہ لیتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ فرقہ واریت مندرجہ ذیل وجوہات کا پیش خیمہ ہے اور اگر کسی طرح سے ان وجوہات پر قابو پالیں تو اس عفریت سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں ۔

۱۔ بغض و عناد اور ضد، غلویعنی حد سے تجاوز کرنا اور قرآن پاک سے دوری اختیار کرنا۔

۲۔ دشمن ممالک کی خفیہ ایجنسیاں۔

۳۔ ہمسائہ ممالک کا فقہی اثر رسوخ بڑھانے کا مقصد۔

سفارشات و تجاویز:

اگر حکومت فرقہ واریت پر قابو پانا چاہتی ہےتو اسےچاہیے کہ مندرجہ ذیل اقدامات کرے۔

۱۔ قرآن و سنت پر عمل کو یقینی بنایا جائے:

چونکہ قرآن پاک اتحاد و یگانگت کا درس دیتا ہے اس لئے اگر قرآن وسنت پر عمل کو یقینی بنایا جائے اور قرآنی تعلیمات کو عام کیا جائےاور احادیث مبارکہ کی روشنی میں فرقہ واریت کے عفریت پر پر قابو پانے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔

۲۔ آئن میں تبدیلی کی جائے:

پاکستان میں فرقہ واریت چونکہ اہلسنت والجماعت اور اہل تشیع کے درمیان ناموس صحابہ کی بنیاد پر ہے اس لئے حکومت وقت کو چاہئے کہ وہ اسمبلی میں پڑے ہوئے ناموس صحابہ بل کو جلد از جلد پاس کرے اور اس کی منظور شدہ دفعات کا فی الفور اطلاق کرے تاکہ ایسے افراد کو قانونی طور پر لگام دی جا سکے جو کہ دانستہ طور پر پاکستانی قوم میں افتراق پیدا کر رہے ہیں۔

۳۔ مذہبی رواداری کے ذریعے عدم برداشت کا خاتمہ کیا جائے:

اسی طرح اگر پاکستان میں اسوہء رسول اللہ ﷺکو اختیار کرتے ہوئے مذہبی رواداری کو فروغ دیا جائے،اور ایسے تمام علماء کرام کی حوصلہ افزائی کی جائے جو کہ امت کو متحد اور پر امن رہنے کی ترغیب دیتے ہیں ۔ اور فرقہ واریت کی آگ کو بھڑکانے والے علمائے کرام پر فی الفورپابندی لگائی جائے۔

۴۔ الیکٹرانک میڈیاکے ذریعے:

پاکستان کا الیکٹرانک میڈیا یعنی پاکستانی نیوز چینلز ایسے پروگرام پیش کرکے جن میں مذہبی رواداری کا سبق ملتا ہو۔ بھی فرقہ واریت کے کنٹرول میں نہائت اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔۔اس کے علاوہ انسانی ہمدردی سے متعلق واقعات نشر کئے جائیں تاکہ عوام میں انسانی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو۔ حکومت وقت کو بھی چاہئے کہ الیکٹرانک میڈیا کے لئے ضابطۂ اخلاق طے کرتے ہوئے ایسے اقدامات کرے جس کے تحت میڈیا کو ایسے قوانین کا پابند بنایا جائے جن کے تحت وہ ایسی فضا پیدا نہ کرسکے جو کہ فرقہ واریت کا سبب بنے ۔

۵۔انٹرنیٹ کے ذریعے:

فرقہ واریت کی روک تھام میں انٹر نیٹ بھی نہائت اہم کردار سکتا ہے، سوشل میڈیا سے تعلق رکھنے والے ایسے تمام پیجز جیسا کہ فیس بک ، وٹس ایپ ، ٹویٹر ، یوٹیوب اور اس جسے تمام ذرائع پرایسا مواد موجود ہے جو کہ فرقہ واریت کا باعث بن رہا ہے ۔ اس لئے حکومت وقت کو چاہیے کہ نہ صرف ان پیجز پر مناسب فلٹر لگائے   بلکہ ایسی تمام پروفائلز بلاک کردی جانی چاہئیں جو کہ فرقہ ورانہ مواد اپ لوڈ کرتی ہیں ۔مزید یہ کہ ان پیجز پر انسانی ہمدردی ۔مذہبی رواداری اور اتحادویگانگت پیدا کرنے والا مواد اپ لوڈ کیا جائے تاکہ نوجوان نسل جو کہ انٹرنیٹ سے وابسطہ ہےان کے دلوں باہمی محبت کا جذبہ پیدا ہو اور وہ فرقہ ورانہ دلدل سے نکل کر اتحاد باہمی کے ساحل پر پہنچیں اور اس طرح نئی نسل میں ملی یکجہتی کا جذبہ پیدا ہو۔

حوالہ جات

---

[1]-آل عمران : ۱۰۲- ۱۰۳-
[2]- آل عمران : ۱۰۵-
[3]- ابن کثیر ، عمادالدین،علامہ،تفسیر ابن کثیر ,مترجم خطیب الہند مولانا محمد جونا گڑھی ؒ (مکتبہ قدوسیہ اشاعت) ۲۰۰۶ء ،ص:۴۶۶-
[4]- روم آیت: ۳۱ -۳۲-
[5]- ابن کثیر ، عمادالدین،علامہ،تفسیر ابن کثیر ,ترجمہ پیر کرم شاہ حاشیہ :۳۵
[6]- الانعام : ۱۵۳-
[7]- تفسیر تفہیم القرآن سورہ الانعام : ۱۵۳ حاشیہ ۱۳۵-
[8]-ترمذی ، ابوموسیٰ بن عیسیٰ ، امام، جامع ترمذی ،ترجمہ علامہ بدیع الزمان (ناشر ضیاء احسان پبلشرز نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور) س ن،جامع ترمذی ج: دوم ،رقم الحدیث ۲۶۴۰ -
[9]- جامع ترمذی ج: دوم حدیث ۲۶۴۱-
[10]-ابن ماجہ،ابو عبداللہ محمد بن یزید، امام، سنن ابن ماجہ ,ترجمہ مولانا عطاءاللہ ساجد (دارلسلام , مکتبۃ الرحمانیۃ ۹۹-۰۰ جے ماڈل ٹاؤن لاہور)-ج: ۵ ،رقم الحدیث: ۳۹۴۲ ،ص: ۲۶۵ -
[11]- سعودی عرب فرقہ واریت کاذمہ دار http://urduold.ws.irib.ir/2010-06-28-08-41-22/2010-06-28-08-43-12/item/60582
[12]-ایران اور پاکستان کے باہمی روابط http://www.urduweb.org/mehfil/threads/3996
[13].خطہء ایران سے اٹھنے والے عالمی فتنوں کی تاریخ www.Farooqdarwaish.com
[14]- http://www.bbc.com/urdu/news/011109_pakafghan_relationsx.shtml
[15]- http://www.dawnnews.tv/news/1036021
[16]- محمد شریف کیانی، بلیک واٹر پاکستان میں ،ص: ۲۹۰
[17]- http://www.newspoint.pk/?p=36968
[18]- البقرہ : ۲۵۶
[19]یونس : ۹۹
[20]- البقرہ : ۲۵۶
[21]- الانعام :۱۵۳